OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

رسول اللہ ﷺ کا بالوں میں خضاب لگانے سے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ

محمد عبدالنصیر علوی
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ شالیمار کالج، باغبان پورہ، لاہور

Abstract

There is a difference of opinion between the scholars on whether the Messenger of Allah (P.B.U.H.) himself dyed his hair. However Abu Bakar and Umar ibn al-Khattab (Allah be pleased with them) did dye the hair of their head and beard, thus it will be classed as recommended (mandub), if not Sunnah. He (P.B.U.H.) also stated: "The best dye to change your old age is "Hinna" (a red plant dye) and Katm (type of grass)". The Holy Prophet (P.B.U.H.) said: "There will be people who will come later (in my Ummah) and apply black dye. They will not even smell the fragrance of paradise" However other scholars including the great Hanafi jurist and student of Imam Abu Hanifa, Imam Abu Yusuf (Allah have mercy on him) permitted the use of black dye for adornment, especially the wife, to adorn herself for her husband. It has also been narrated from some of the companions such as: Sayyiduna Uthman, Sayyiduna Hasan, Sayyiduna Husain & others (Allah be pleased with them all) that they used black colour dye. "The final word regarding the using of black dye is that, it will not be considered unlawful (haram), although disliked (makruh). The prohibition in the Hadith will be understood to be confined in the situation when one uses it to deceive others". It should also be remembered here that the above discussion is when the dye is pure black. However, if it is not pure, rather it is dark and black-inclined; it would be permissible to apply it. In conclusion, it is recommended to dye the hair (for men and women) with other than pure black colour. To use pure black dye in order to deceive others is unlawful (haram)

تعارف

سرور دو عالم حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ایک اہم پہلو آپ ﷺ کے شمائل وخصائل ہیں۔اس شعبہ میں نبی کریم ﷺ کے اخلاق ،اوصاف،عادات اور معاملات پر سیر حاصل مباحث موجود ہیں ،جن سے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ہر گوشہ منور ہو جاتا ہے۔ان میں سے ایک گوشہ "خضاب" کے بارے میں ہے۔خضاب سے متعلق احادیث مبارکہ ایک طرف تو معمول نبوی ﷺ کی وضاحت کرتی ہیں اور دوسری طرف یہ راہنمائی کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خضاب کے کیا احکامات امت کو سکھائے اور ہم اپنی عملی زندگی میں کس طرح ان احکامات پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

خضاب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

"خضاب" خضب سے ماخوذ ہے جس کے معنی رنگ بدلنے کے ہیں۔

خضب خضبا و خضوبا : تلون[۱]

خضبه يخضبه خضبا : لونه او غير لونه بحمرة او صفرة او غيرهما[۲]

جبکہ خضاب اس شئی کو کہا جاتا ہے جس سے رنگ کو بدلا جائے۔

الخضاب:ما يخضب به من حناء و كتم و نحوه[۳]

یعنی مہندی یا کتم وغیرہ جس سے بال یا جسم کا کوئی حصہ رنگا جائے وہ خضاب کہلاتا ہے۔

اصطلاح میں خضاب سے مراد مہندی، یا کوئی بھی مرکب ہے جس سے داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگا جاتا ہے۔

احادیث میں خضاب کا تذکرہ

احادیث میں خضاب کے لیے جن اشیاء کا ذکر آیا ہے ان میں حناء، کتم، خلوق، ورس، زعفران، وسمہ شامل ہیں۔

عن أبي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن أحسن ما غير به الشيب الحناء والكتم.[۴]

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدلو گے وہ حناء اور کتم ہیں۔

عن زيد بن أسلم، قال: رأيت ابن عمر يصفر لحيته بالخلوق، فقلت: يا أبا عبد الرحمن، إنك تصفر لحيتك بالخلوق، قال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصفر بها لحيته.[۵]

حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا انھوں اپنی داڑھی کو خلوق سے سے زرد کیا ہوا تھا، تو میں نے عرض کیا: اے عبدالرحمٰن آپ اپنی داڑھی کو خلوق سے رنگتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو اس سے زرد کیا کرتے تھے۔

عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال السبتية ويصفر لحيته بالورس والزعفران.[۶]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ سبتی جوتے پہنتے تھے اور اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے تھے۔

وفي حديث الحسن والحسين أنهما كانا يخضبان بالوسمة.[۷]

حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرتے تھے۔

حناء۔۔۔مہندی کو کہتے ہیں، یہ سبز پتوں کی شکل میں ہوتی ہے ان کو پیس کر لگایا جاتا ہے، اس کو لگانے سے بال سرخی مائل ہو جاتے ہیں۔

کتم۔۔ یہ یمن کا ایک پودا ہے اس کے پتے زیتون کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں، اگر صرف کتم کو پیس کر لگایا جائے تو سیاہ رنگ حاصل ہوتا ہے اور اگر اسے مہندی میں ملا کر لگایا جائے تو بال سیاہی مائل سرخ ہو جاتے ہیں (جسے ڈارک براؤن کہتے ہیں)۔(۸)

ورس۔۔۔ یہ بوٹی زرد اور سرخ دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ سب سے عمدہ سرخ رنگ کی ہے جو یمن میں اگتی ہے، اسے پیس کر لگانے سے بال سرخی مائل ہو جاتے ہیں، اس بوٹی کو کپڑے رنگنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ذات الجنب کے علاج اور چھائیوں وغیرہ کے دور کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔(۹)

خلوق۔۔۔ یہ ایک معروف خوشبو ہے، اسے زعفران وغیرہ کے ساتھ ملا کر لگایا جاتا اس کو لگانے سے بالوں پر زرد اور سرخ رنگ غالب رہتا ہے۔(۱۰)

زعفران۔۔۔۔ یہ ایک قیمتی جڑی بوٹی ہے جو زردی مائل سرخ رنگ کے ریشوں پر مشتمل ہوتی ہے، اس کو خوشبو کے ساتھ ملا کر بالوں پر لگایا جاتا ہے، جس سے بالوں پر اس کا رنگ نظر آتا ہے۔

وسمہ۔۔۔ یہ نیل کے پتے (indigo leaves) کہلاتے ہیں جو کپڑوں وغیرہ کو گہرا نیلا رنگ دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اگر انہیں مہندی کے ساتھ ملا کر لگایا جائے تو بالوں میں سیاہ رنگ لاتے ہیں۔(۱۱)

خضاب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک:

خضاب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک کیا تھا؟ اس سلسلے میں دو طرح کی روایات ملتی ہیں۔

ا۔ ایک وہ روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب کا استعمال فرمایا تھا۔ یہ روایات درج ذیل ہیں:

سئل أبو هريرة رضي الله تعالى عنه: هل خضب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم؟ قال: نعم.(۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا تھا تو انہوں نے کہا جی ہاں

عن أنس قال:رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا (۱۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو دیکھا وہ رنگے ہوئے تھے

عن أبي رمثة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم خضب بالحناء والكتم(14)

ابو رمثہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حناء اور کتم سے خضاب کیا تھا۔

عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال: دخلنا على أم سلمة فأخرجت إلينا من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإذا هو مخضوب أحمر بالحناء والكتم-(۱۵)

عثمان بن عبداللہ فرماتے ہیں کی ہم ام المومنین حضرت ام سلمہؓ پاس حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں رسول اللہ کے بال مبارک دکھائے جو حناء اور کتم سے سرخ رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

بخاری میں بھی یہ روایات ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے۔

عن عثمان بن عبد الله بن موهب، قال: دخلت على أم سلمة، فأخرجت إلينا شعرا من شعر النبي صلى الله عليه وسلم مخضوبا» وقال لنا أبو نعيم: حدثنا نصير بن أبي الأشعث، عن ابن موهب: أن أم سلمة، أرته «شعر النبي صلى الله عليه وسلم أحمر- (۱۶)

عن عبد الله بن محمّد بن عقيل قال: رأيت شعر رسول الله صلّى الله عليه وسلّم عند أنس بن مالك مخضوبا(۱۷)

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے پاس رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک دیکھے جو رنگے ہوئے تھے۔

عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال السبتية، ويصفر لحيته بالورس والزعفران. (۱۸)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے تھے۔

عن إياد بن لقيط قال: أخبرني أبو رمثة قال أتيت النبيّ صلى الله عليه وسلم مع ابن لي. فقال ابنك هذا؟ فقلت: نعم، أشهد به، قال لا يجني عليك ولا تجني عليه ، قال ورأيت الشيب أحمر.(۱۹)

ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ میرا بیٹا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا جرم تیرے سر پر نہیں ڈالا جائے گا کہ تو تلافی کرے اور نہ ہی تیرا کوئی تاوان اس بیٹے پر ڈالا جائے گا،ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کی آپ کے بالوں کی سفیدی سرخی مائل تھی۔

امرأة بشير بن الخصاصية قالت أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من بيته ينفض رأسه، وقد اغتسل، وبرأسه ردع من حناء أو قال ردغ. (۲۰)

بشیر بن خصاصہؓ کی زوجہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اپنے سر مبارک کو جھاڑ یا جھٹک رہے تھے (جیسا کہ بالوں میں رکے ہوئے پانی کو نکالنے کے لیے کیا جاتا ہے) معلوم ہوتا تھا کہ غسل فرما کر آرہے ہیں اور آپ کے سر مبارک پر مہندی کا رنگ تھا یا مہندی کی تہ تھی۔

عن أبي رمثة قال: أتيت أنا وأبي النبي صلى الله عليه وسلم وكان قد لطخ لحيته بالحناء(۲۱)

ابو رمثہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک پر زرد رنگ لگایا ہوا ہے۔

عن أبي رمثة، قال: انطلقت مع أبي نحو النبي – صلى الله عليه وسلم –، فإذا هو ذو وفرة، بها ردع من حناء، وعليه بردان أخضران (۲۲)

ابو رمثہؓ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے کان مبارک کی لو تک بال تھے جن پر مہندی کا رنگ تھا اور آپ ﷺ پر دو سبز چادریں تھیں۔

عن عثمان بن عبد الله بن موهب، قال: أرسلني أهلي إلى أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم بقدح من ماء – وقبض إسرائيل ثلاث أصابع من فضة فيها شعر من شعر النبي صلى الله عليه وسلم، وكان إذا أصاب الإنسان عين أو شيء بعث إليها مخضبه، فاطلعت في الجلجل، فرأيت شعرات حمر (۲۳)

عثمان بن موہب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پاس ایک پیالی پانی کی دے کر بھیجا حدیث کے راوی اسرائیل نے تین انگلیاں بند کر لیں (پیالے کا حجم بتانے کے لیے یعنی انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کھول کر اور باقی تین انگلیاں بند کر کے پیالی کا حجم واضح کیا کہ اتنی چھوٹی تھی) جو چاندی کی تھی اور اس میں نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تھے، عثمان بن موہب کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیماری ہوتی تو اس کو یہ برتن بھیجا جاتا تھا، عثمان کہتے ہیں میں نے اس ڈبیہ میں دیکھا تو مجھے سرخ بال نظر آئے۔

۲۔ دوسری وہ وہ روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب کا استعمال نہیں فرمایا۔ یہ روایات درج ذیل ہیں:

عن انس قال ما عددت فی راس رسول الله صلی الله علیه وسلم ولحیته الا اربع عشرة شعرة بیضاء (۲۴)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کے سفید بالوں کو چودہ سے زیادہ شمار نہیں کیا۔

حضرت انسؓ سے مروی اکثر روایات اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب استعمال نہیں فرمایا۔

عن أنس، أنه سأله هل خضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لم يبلغ ذلك، إنما كان شيء في صدغيه [٢٥]

عن أنس، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم «لم يكن يخضب، إنما كان الشمط عند العنفقة يسيرا، وفي الصدغين يسيرا، وفي الرأس يسير»[26]

عن أنس أنه سئل عن خضاب النبى –صلى الله عليه وسلم– فذكر أنه لم يخضب ولكن قد خضب أبو بكر وعمر رضى الله عنهما.[٢٧]

عن قتادة، قال: سألت أنسا هل خضب النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال «لا إنما كان شيء في صدغيه [٢٨]

حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب فرمایا تھا ؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں بے شک آپ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں پر کچھ سفیدی آئی تھی (یعنی بال اتنے سفید ہوئے ہی نہیں تھے کہ خضاب کی نوبت آتی)۔

عن ثابت، قال: سئل أنس، عن خضاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال: «إنه لم يبلغ ما يخضب، لو شئت أن أعد شمطاته في لحيته [٢٩]

حضرت ثابتؓ سے مروی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس بات کی نوبت ہی نہیں آئی کہ آپ ﷺ خضاب استعمال فرماتے ،اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کی داڑھی کے سفید بال گن لیتا (یعنی بال اتنے سفید نہیں ہوئے تھے کہ خضاب لگانے کی ضرورت پیش آتی)۔

عن محمد بن سيرين، قال: سألت أنسا: أخضب النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال: «لم يبلغ الشيب إلا قليلا [٣٠]

وفي «الصّحيحين» من طرق كثيرة: أنّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم لم يخضب، ولم يبلغ شيبه أوان الخضاب، وإنّما خضب من كان عنده شيء من شعره بعد وفاته صلّى الله عليه وسلّم ليكون أبقى له[٣١]

صحیحین کی کثیر احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب نہیں لگایا کیونکہ آپ ﷺ کے بال مبارک اتنے سفید ہوئے ہی نہیں تھے کہ خضاب لگانے کی ضرورت پیش آتی۔اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد جن حضرات کے پاس آپ ﷺ کے موئے مبارک موجود تھے انہوں نے محفوظ کرنے کے لیے کچھ بالوں کو رنگ لیا تھا۔

ان مختلف فیہ روایات کے بارے میں علماء کی آراء

جمہور صحابہ کے نزدیک آپ ﷺ نے خضاب لگایا جبکہ اکثر صحیح احادیث میں حضرت انس سے انکار مروی ہے۔ان مختلف روایات کی بناء پر علماء میں بھی یہ اختلاف ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے خضاب کا استعمال فرمایا ہے یا نہیں ؟ائمہ اجتھاد میں امام احمدؒ جمہور صحابہ کے موافق ہیں اور امام مالکؒ حضرت انس کی موافقت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا۔اکثر حضرات کے نزدیک آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا کیونکہ آپ ﷺ کے بال اتنی تعداد میں سفید ہوئے ہی نہیں تھے کہ خضاب لگانے کی ضرورت پیش آتی۔ابو رمثہؓ کی ایک روایت میں شیبہ احمر کے

الفاظ ہیں، یعنی ان بالوں کی سفیدی سرخی مائل تھی اور یہ قدرتی امر ہے کہ جب بال سیاہی سے سفیدی کی طرف مائل ہوتے ہیں تو پہلے سرخی مائل ہوتے ہیں اور پھر سفید ہوتے ہیں تو غالبا صحابی نے آپ ﷺ کو ایسی ہی حالت میں دیکھا ہو گا۔ امام ترمذیؒ نے بھی اسی روایت کو بہتر کہا ہے۔ (۳۲) احناف کے نزدیک صحیح قول یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، رد المختار میں ہے:

والاصح انه علیه الصلوة والسلام لم یفعله (۳۳)

اور جن احادیث میں بالوں کے سرخ ہونے کا ذکر آیا ہے یا مخضوبا کا لفظ آیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عسقلانی لکھتے ہیں:

ليس فيه بيان أن النبي صلى الله عليه وسلم هو الذي خضب بل يحتمل أن يكون احمر بعده لما خالطه من طيب فيه صفرة فغلبت به الصفرة قال فإن كان كذلك وإلا فحديث أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يخضب أصح (٣٤)

ملا علی قاری ؒ فرماتے ہیں:

قد مر في الأحاديث الصحيحة عن أنس أنه صلى الله عليه وسلم لم يخضب، ولعله أراد بالنفي أكثر أحواله صلى الله عليه وسلم وبالإثبات – إن صح عنه – الأقل منها، ويجوز أن يحمل أحدهما على الحقيقة والآخر على المجاز، وذلك بأن الشعر لما كان متغيرا لونه بسبب وضع الحناء على الرأس لدفع الصداع بسبب كثرة التطيب سماه مخضوبا، أو سمى مقدمة الشيب من الحمرة خضابا بطريق المجاز۔ (۳۵)

احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے سیاہ خضاب کا استعمال تو کبھی نہیں فرمایا البتہ آپ ﷺ عطر اور زعفران کا استعمال فرماتے تھے جس سے بالوں پر رنگ آ جاتا تھا اور بعض لوگ اسے خضاب سمجھنے لگتے تھے۔ نسائی کی روایت میں اس بات کی صراحت بھی موجود ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زرد خوشبو داڑھی میں استعمال کرتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ریش مبارک میں یہ رنگ استعمال کرتے دیکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خوشبو کے طور پر رنگین عطر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ وہ تمام روایتیں جن میں آپ ﷺ کی وفات کے بعد بعض ازواج مطہرات کے موجود موئے مبارک سرخ یا رنگے ہوئے ہونے کا ذکر ہے اس کا منشاء بھی یہی ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں بھی اس بات کی صراحت موجود ہے کہ خوشبو لگانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے موئے مبارک پر سرخی آ گئی تھی۔

عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن، قال: سمعت أنس بن مالك، يصف النبي صلى الله عليه وسلم، قال: كان ربعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير، أزهر اللون ليس بأبيض، أمهق ولا آدم، ليس بجعد قطط، ولا سبط رجل أنزل عليه وهو ابن أربعين، فلبث بمكة عشر سنين ينزل عليه، وبالمدينة عشر سنين، وقبض وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء قال ربيعة: «فرأيت شعرا من شعره، فإذا هو أحمر فسألت فقيل احمر من الطيب»(٣٦)

صحیح بخاری کی کتاب المناقب میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے جس میں حضرت انسؓ نے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے اس روایت کے آخر میں ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا ایک بال دیکھا تھا جو سرخ تھا، جب میں نے حضرت انسؓ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا احمر من طیب یعنی خوشبو لگانے سے سرخ ہو گیا تھا۔

علامہ بیجوری الشافعی کے نزدیک ان روایات میں یوں تطبیق کی جائے گی کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کبھار بالوں کو رنگا اور اکثر اوقات ایسا نہیں کیا لہٰذا راوی نے جس حالت میں دیکھا اس کے مطابق بیان کر دیا۔

جمعا بين الاخبار بانه ﷺ صبغ فى وقت وتركه فى معظم الاوقات فاخبر كل بما راى (٣٧)

اسی قول کو امام نوویؒ نے بھی اختیار کیا ہے۔

قال النووي: والمختار أنه صلى الله عليه وسلم خضب في وقت لما دل عليه حديث ابن عمر في الصحيحين ولا يمكن تركه ولا تأويله، وتركه في معظم الأوقات، فأخبر كل ما رأى وهو صادق.(٣٨)

خضاب لگانے کا حکم کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ کے خضاب استعمال کرنے سے متعلق تو روایات میں اختلاف موجود ہے لیکن یہ بات بے شمار روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو خضاب لگانے کا حکم فرمایا اور اس کے لگانے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم: «إن اليهود والنصارى لا يصبغون، فخالفوهم(٣٩)

حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاری بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت اختیار کیا کرو۔

عن جابر بن عبد الله، قال: أتي بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالثغامة بياضا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: غيّروا هذا بشيء، واجتنبوا السواد (٤٠)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابو بکرؓ کے والد ابو قحافہ خدمت اقدس ﷺ میں لائے گئے، ان کے سر اور داڑھی کے بال بہت سفید تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل ڈالو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیہود (۴۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑھاپے کی سفیدی کو بدل ڈالو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن اليهود والنصارى لا يصبغون، فخالفوا عليهم فاصبغوا (٤٢)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ یہود اور نصاری بالوں کو بالکل سفید رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو ان کی مخالفت اختیار کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ ظاہری وضع قطع میں بھی غیر مسلموں سے ممتاز رہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے کثیر روایات مروی ہیں جن سے صحابہ کا خضاب لگانا ثابت ہوتا ہے۔

عن عقبة بن وساج، حدثني أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: «قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فكان أسن أصحابه أبو بكر، فغلفها بالحناء والكتم حتى قنأ لونها (۴۳)

کون سے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے؟

خضاب لگانے کے حکم ساتھ آپ ﷺ نے خضاب کے رنگ کے بارے میں بھی راہنمائی فرمائی ہے کہ خضاب کا رنگ کیسا ہونا چاہیے؟ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کی نبی کریم ﷺ نے سیاہ رنگ کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے اور سیاہی مائل سرخ اور زرد رنگ کو پسند فرمایا ہے۔

عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد، كحواصل الحمام، لا يريحون رائحة الجنة (۴۴)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے سینے سیاہ ہوتے ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکیں گے۔

عن أبي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إن أحسن ما غير به الشيب الحناء والكتم (۴۵)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدلو وہ حناء اور کتم ہیں۔

عن أبي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «أفضل ما غيرتم به الشمط الحناء والكتم (۴۶)

عن عبد الله بن بريدة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن أحسن ما غيرتم به الشيب الحناء والكتم» (۴۷)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدلو وہ حناء ہے۔

عن ابن عباس، قال: مر النبي صلى الله عليه وسلم على رجل قد خضب بالحناء، قال: «ما أحسن هذا!» قال: فمر آخر قد خضب بالحناء والكتم، فقال: «هذا أحسن من هذا»، ثم مر آخر قد خضب بالصفرة، فقال: «هذا أحسن من هذا كله [۴۸]

حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے اپنے بالوں کو مہندی سے رنگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ما احسن ہذا؟ یہ کیا خوب ہے فرماتے ہیں کہ ایک دوسرا شخص گزرا جس نے اپنے بالوں کو مہندی اور کتم دونوں سے رنگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ہذا احسن من ہذا یہ اس پہلے سے بھی بہتر ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک تیسرے شخص کا گزر ہوا جس نے اپنے بالوں میں زرد خضاب لگا رکھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان تمام سے بہتر ہے۔

چناچہ سیاہ رنگ کے خضاب کے علاوہ دوسرے رنگ سے بالوں کو رنگنا جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یا زردی مائل خضاب لگانا مسنون ہے۔ احادیث مذکورہ کی بناء پر حنفیہ کا مذہب ہے کہ سرخ خضاب مردوں کے لیے سنت ہے اور یہ مسلمانوں کی خصوصیات میں سے ہے، در مختار میں ہے کہ آدمی کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگ لے اگرچہ جنگ کی حالت میں بھی نہ ہو [۴۹]۔ یہ حکم اس خضاب کے بارے میں ہے جو سیاہ نہ ہو۔

سیاہ خضاب کے بارے میں فقہاء کی آراء

جو خضاب بالکل سیاہ ہو اس سے متعلق فقہائے کرام کے یہاں تین صورتیں ملتی ہیں دو صورتوں میں فقہاء کا اتفاق ہے اور ایک صورت میں ان کا اختلاف ہے۔

جن دو صورتوں میں فقہاء کا اتفاق ہے وہ یہ ہیں:

ا۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنگ کی صورت میں مجاہد کے لیے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے تاکہ اس سے دشمن مرعوب ہو جائے۔ [۵۰]

وأمّا الخضاب بالسَّواد فمن فعل ذلك من الغزاة، ليكون أهيب في عين العدوّ، فهو محمودٌ منه، اتّفق عليه المشايخ رحمهم الله تعالى

ابن حجرؒ نے بھی اس بات پر فقہاء کا اتفاق بیان کیا ہے۔

ويُستثنى من ذلك (أي من النهي عن الصبغ بالسَّواد) المجاهد اتفاقاً [51]

امام سرخسیؒ نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے کہ مجاھد کے لیے سیاہ خضاب کا استعمال جائز ہے اور اس میں میں علماء کا اختلاف نہیں ہے۔

ولا خلاف أنه لا بأس للغازي أن يختضب في دار الحرب، ليكون أهيب في عين قرنه (۵۲)

مالکیہ کے نزدیک مجاہد کے لیے سیاہ خضاب استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ باعث اجر ہے۔

وأما في الجهاد لإيهام العدو الشباب فيؤجر (۵۳)

شوافع کے نزدیک سیاہ خضاب کرنا حرام ہے لیکن اگر مجاہد کفار کو مرعوب کرنے کے لیے ایسا کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

وهو (أي صبغ الشَّعر) بالسَّواد حرامٌ، إلا لمجاهدٍ في الكفار، فلا بأس به" (۵۴)

۲۔ دوسری صورت جس پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ دھوکا دینے کے لیے سیاہ خضاب کرنا جائز نہیں ہے، جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دھوکا دینے اور اپنے اپ کو جوان ظاہر کرنے کے لیے ایسا کرے یا کوئی ملازم اپنے آقا کو دھوکا دینے کے لیے کرے، یہ بالاتفاق ناجائز ہے کیونکہ دھوکہ دینا نفاق کی علامات میں سے ایک علامت ہے، اور کسی مسلمان کو دھوکا دے کر اس سے کوئی کام نکلوانا بالاتفاق حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم «من غشنا فليس منا، والمكر والخديعة في النار (۵۵)

فتاوی ھندیہ میں ہے:

ومن فعل ذلك (الخضاب بالسَّواد) ليزيّن نفسه للنّساء، وليحبّب نفسه إليهنّ، فذلك مكروهٌ، وعليه عامّة المشايخ (۵۶)

جس نے سیاہ خضاب عورتوں کے سامنے اپنے آپ کو مزین کرنے اور ان کے ہاں محبوب بننے کے لیے لگایا تو یہ مکروہ ہے۔ مشایخ حنفیہّ کا عمومی مسلک یہی ہے۔

ابن قیم لکھتے ہیں:

الخضاب بالسَّواد المنهي عنه خضاب التدليس، كخضاب شَعر الجارية والمرأة الكبيرة تَغُرُّ الزوج والسيد بذلك، وخضاب الشيخ يغر المرأة بذلك، فإنّه من الغش والخداع (۵۷)

سیاہ خضاب ممنوع ہے اور یہ دھوکہ دہی کا خضاب ہے، جیسے باندی اور بوڑھی عورت کا خضاب خاوند اور آقا کو دھوکہ دیتا ہے۔ بوڑھے آدمی کا خضاب عورت کو دھوکہ دیتا ہے، یوں یہ ملاوٹ اور دھوکہ ہے۔

۳۔ تیسری صورت جس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے وہ یہ کہ کوئی شخص مجاہد نہیں ہے لیکن وہ دھوکہ بھی نہیں دے رہا بلکہ صرف زینت اختیار کرنے کی غرض سے سیاہ خضاب استعمال کرتا ہے۔ جمہور ائمہ (احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ) کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔ امام نووی نے بعض فقہاء سے کراہت تنزیہی نقل کی ہے مگر راجح یہی ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے اور امام ابو یوسف اور بعض دیگر حضرات (ابن سیرین، اسحاق بن راہویہ) اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ (۵۸)

مانعین کے دلائل

منع کرنے والوں کا استدلال وہ تمام احادیث ہیں جن میں آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کے خضاب سے اجتناب کی تلقین فرمائی ہے، مثلاً:

غيروا هذا بشيء واجتنبوا السَّواد (۵۹)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے:

يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسَّواد كحواصل الحمام، لا يريحون رائحة الجنة»

مجوزین کے دلائل

جو حضرات زینت کی غرض سے سیاہ خضاب لگانے کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے دلائل یہ ہیں:

۱- عن عبد الحميد بن صيفي ، عن أبيه ، عن جده صهيب الخير قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إن أحسن ما اختضبتم به لهذا السواد ، أرغب لنسائكم فيكم ، وأهيب لكم في صدور عدوكم.(۶۰)

عبدالحمید بن صیفی اپنے والد اور اپنے دادا صہیب الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جس سے تم رنگتے ہو ان میں سب سے اچھا کالا رنگ ہے جو تمہاری بیویوں کو تم میں رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمارا رعب ڈالنے والا ہے۔

۲- مجوزین بعض صحابہ کے فتاوی اور ان کے عمل سے استدلال کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے جن میں حسن اور حسین بھی شامل ہیں۔

عن الحسن والحسين -رضي الله عنهما- أنهما كانا يخضبان بالسَّواد(۶۱)

بعض دیگر صحابہ سے بھی سیاہ خضاب کا استعمال منقول ہے، معمر کہتے ہیں کہ میں نے امام زہری کو دیکھا انہوں نے سیاہ رنگ لگا رکھا تھا ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص سیاہ رنگ کا خضاب کرتے تھے، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں مروی ہے کہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔

ابن سیرین سے یہ قول مروی ہے:

لا أعلم بخضاب السواد بأسا إلا أن يغر به رجل امرأة (۶۲)

مجوزین اور مانعین کے دلائل اور ان کے جوابات تحفۃ الاحوذی میں شرح وبسط کے ساتھ موجود ہیں تفصیل کے لیے رجوع کیجیے۔(۶۳)

اس اختلاف کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص مجاہد نہ ہو اور دھوکا دینے کی نیت بھی نہ ہو بلکہ زینت کی غرض سے سیاہ خضاب استعمال کرے تاکہ اس کی بیوی اس سے مطمئن رہے تو امام ابو یوسف اور ابن سیرین وغیرہ کے نزدیک اس کی اجازت ہے لیکن جمہور فقہاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ حدیث میں آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور ممانعت کا کم

سے کم درجہ "کراہت" کا ہے۔اور صحابہ کرام سے جو سیاہ رنگ کا استعمال منقول ہے تو یہ بات معلوم ہے کہ صحابہ کرام جہاد میں مشغول رہتے تھے لہٰذا ان کا سیاہ خضاب لگانا جہاد کی غرض سے تھا جو بالاتفاق جائز ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

خضاب لگانا بہتر ہے یا ترک کرنا

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بڑھاپے کہ وجہ سے سفید ہونے والے بالوں کو ان کی حالت پر برقرار رکھنے کا حکم دیا۔علامہ نووی نے المنہاج میں طبرانی کی ایک روایت نقل کی ہے

روى الطبراني من حديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أنه صلى الله عليه وسلم قال: من شاب شيبة في الإسلام كانت له نورا يوم القيامة إلا أن ينتفها أو يخضبها(۶۴)

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جس کے بال بڑھاپے کی وجہ سے حالت اسلام میں سفید ہو گئے وہ قیمت کے دن اس کے لیے روشنی ہوں گے مگر یہ کہ وہ ان بالوں کو اکھیڑ لے یا ان کا رنگ بدل دے۔

عن عبد الرحمن بن حرملة أن ابن مسعود كان يقول كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يكره عشر خلال الصفرة يعني الخلوق وتغيير الشيب(۶۵)

عبدالرحمٰن بن حرملہ ابن مسعود کا قول روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس خصلتوں کو ناپسند فرماتے تھے جن میں زرد رنگ کی خوشبو اور بڑھاپے کی سفیدی کو بدلنا شامل ہیں۔

بعض صحابہ اور تابعین سے بھی خضاب کا ترک کرنا معلوم ہوتا ہے مثلاً ابو سعید خدری خضاب نہیں لگاتے تھے اور ان کی داڑھی سفید تھی،ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو منبر پر دیکھا،آپ کا سر اور داڑھی سفید تھی،ابی بن کعب کا سر اور داڑھی بھی سفید تھی۔ حسن بصریؒ کبھی کبھار زرد رنگ بالوں پر لگایا کرتے تھے پھر آپؒ نے اسے ترک کر دیا۔(۶۶)

ان روایات کی بناء پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خضاب لگانا بہتر ہے یا اس کو ترک کرنا بہتر ہے۔

امام نوویؒ نے بعض اہل علم کی رائے بیان کی ہے کہ جہاں عام طور پر لوگ خضاب کا استعمال کرتے ہوں وہاں استعمال بہتر ہے ،اور جہاں بالعموم خضاب نہ لگایا جاتا ہو وہاں نہیں لگانا چاہیے، یا جس کے بال بغیر خضاب کے اچھے لگتے ہوں تو اس کے لیے بہتر ہے خضاب نہ لگائے لیکن امام نووی کے نزدیک صحیح بات سنت (خضاب لگانے) پر عمل کرنا ہے۔(۶۷)

خلاصہ بحث

خضاب سے متعلق احادیث نبوی ﷺ کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک اتنے سفید نہیں ہوئے تھے کہ باقاعدہ خضاب لگانے کی نوبت آتی البتہ آپ ﷺ خوشبو کو کثرت سے استعمال فرماتے تھے جس کی وجہ سے موئے مبارک پر سرخی غالب آ جاتی تھی۔ لیکن امت کے لیے آپ ﷺ نے سفید بالوں کو رنگنے کی تلقین فرمائی ہے خاص

طور پر ایک مشترک معاشرہ جہاں یہودی، عیسائی اور مسلمان موجود ہوں وہاں مسلمانوں کے لیے غیر مسلموں کی مخالفت لازم ہے تاکہ وہ ان سے ممتاز رہیں۔ لہٰذا خضاب لگانا سنت ہے، اور ہر رنگ کا خضاب لگانا درست ہے سوائے سیاہ رنگ کے کیونکہ بعض احادیث میں سیاہ رنگ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جس کی وجہ سے جمہور علماء کے نزدیک سیاہ رنگ کا خضاب صرف مجاہد کے لیے جائز ہے باقی صورتوں میں مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک محض زینت کے لیے بھی درست ہے لیکن دھوکہ دینے کے لیے سیاہ خضاب لگانا بالاتفاق منع ہے۔ البتہ گہرا نسواری خضاب کرنا درست ہے۔ اور اگر کسی شخص کے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو جائیں اور اس کے یہاں لوگوں میں خضاب کا رواج عام نہ ہو بلکہ انگشت نمائی کا باعث بنے تو اس کے لیے بہتر ہے کہ خضاب ترک کر دے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) معجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاہرۃ، دار الدعوۃ، 239/1

(۲) الزبیدی، سید محمد مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، ، دار الفکر بیروت/ ۴۶۵

(۳) ابن منظور، محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری جمال الدین ابوالفضل، لسان العرب، ، دار المعارف، مصر، ۱۱۷۹/۲

(۴) ترمذی محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک ، سنن الترمذی ، (المتوفی : ۲۷۹ھ-)، دار الغرب الاسلامی — بیروت ۱۹۹۸، ص ۲۸۴/۳، رقم الحدیث ۱۷۵۳

(۵) النسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی (المتوفی : ۳۰۳ھ-) سنن نسائی، ت عبد الفتاح ابو غدۃ، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ — حلب ، ط الثانیۃ، ۱۴۰۶ھ، ص ۱۴۰/۸، رقم الحدیث ۵۰۸۵

(۶) السجستانی ، ابو داود سلیمان بن الاشعث ، سنن ابی داود ، دار الکتاب العربی بیروت، ۱۳۹/۴، رقم الحدیث ۴۲۱۲

(۷) ابن الاثیر مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الکریم الشیبانی الجزری (المتوفی : ۶۰۶ھ-) النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، المکتبۃ العلمیۃ - بیروت، ۱۳۹۹ھ-- ۱۹۷۹م، ص ۱۸۵/۵

(۸) المناوی، زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (المتوفی : ۱۰۳۱ھ-) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر ط الأولی، ۱۳۵۶ ص ۴۱۷/۲

موفق الدین عبداللطیف بغدادی (۵۵۷-۶۲۹)ھ ۹ الطب من الکتاب والسنۃ، دار المعرفۃ بیروت , ص ۱۶۸

(۱۰) النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ص ۷۱/۲

(۱۱) النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ص ۱۸۶/۵

(۱۲) ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، ابو عیسی (المتوفی: ۲۷۹ھ) ، الشمائل المحمدیۃ، دار إحیاء التراث العربی ۔ بیروت، ص ۴۸

(۱۳) الشمائل المحمدیۃ، ص ۴۹

(14) البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، شعب الایمان، فصل فی الخضاب، ۲۱۲/۵، ح: ۶۴۰۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت.

(۱۵) ابن ماجۃ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی (المتوفی: ۲۷۳ھ) ت شعیب الأرنؤوط، دار الرسالۃ العالمیۃ ط الأولی، ۲۰۰۹م ص ۴/ ۶۱۰، رقم الحدیث ۳۶۲۴

(۱۶) محمد بن إسماعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، ت محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ ط الأولی، ۱۴۲۲ھ-۱۶۰/۷، رقم الحدیث ۵۸۹۷

(۱۷) الشمائل المحمدیۃ، ص ۴۹

(۱۸) سنن ابی داود، ص ۲۷۱/۶

(۱۹) احمد بن حنبل، المسند، 514/6، ح: ۱۱۲۷

(۲۰) شمائل محمدیۃ، ص ۴۷

(۲۱) ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی: ۳۰۳ھ) السنن الکبری، ت حسن عبد المنعم شلبی، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ط الأولی، ۲۰۰۱م، ص ۳۲۹/۸، رقم الحدیث ۹۳۰۴

(۲۲) سنن ابی داود، ۲۶۹/۶

(۲۳) صحیح البخاری، ۱۶۰/۷، رقم الحدیث ۵۸۹۶

(۲۴) شمائل محمدیۃ، ص ۴۴

(۲۵) السنن الکبری، ۳۳۰/۸، رقم الحدیث ۹۳۰۸

(26) السنن الکبری، ۳۳۰/۸، رقم الحدیث ۹۳۰۹

(۲۷) ابو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی (المتوفی: ۲۷۵ھ)، سنن ابی داود، ت شعَیب الأرنؤوط، دار الرسالۃ العالمیۃ ط الأولی، ۱۴۳۰ھ-- ۲۰۰۹، ص ۲۷۰/۶

(۲۸) صحیح البخاری، ۱۸۸/۴، رقم الحدیث ۳۵۵۰

(۲۹) صحیح البخاری، ۱۶۰/۷، رقم الحدیث ۵۸۹۵

(۳۰) صحیح البخاری، ص ۱۶۰/۷، رقم لحدیث ۵۸۹۴

(۳۱) یوسف بن إسماعیل بن یوسف النَّبْہانی (المتوفی: ۱۳۵۰ھ) ، وسائل الوصول إلی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ، دار المنہاج جدۃ ط الثانیۃ ۱۴۲۵ھ ص ۸۲

(۳۲) صوفی عبد الحمید سواتی، شمائل ترمذی مع ترجمۃ و شرح، ص ۲۷۷

(۳۳) ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، دار الفکر، بیروت، ص ۷/۲۰۵

(۳۴) علامۃ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۰/۳۵۴

(۳۵) علی بن (سلطان) محمد، ابو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (المتوفی: ۱۰۱۴ھ)، جمع الوسائل فی شرح الشمائل المطبعۃ الشرفیۃ مصر، ۱/۱۰۰

(۳۶) صحیح البخاری، ۳/۱۳۰۲، رقم الحدیث ۳۳۵۴

(۳۷) ابراہیم بیجوری الشافعی مواہب لدنیہ، دار الطباعۃ المصریۃ، قاہرہ ص ۶۹

(۳۸) جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ۱/۱۲۴

(۳۹) صحیح البخاری، ۷/۱۶۱، رقم الحدیث ۵۸۹۹

(۴۰) مسلم بن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: ۲۶۱ھ)، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ت محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحیاء التراث العربی بیروت، ۳/۱۶۶۳

(۴۱) محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، ابو عیسی (المتوفی: ۲۷۹ھ)، سنن الترمذی، ت احمد محمد شاکر، محمد فؤاد عبد الباقی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی – مصر ط الثانیۃ، ۱۳۹۵ھ – ۱۹۷۵ ص ۴/۲۳۲

(۴۲) سنن الکبری للنسائی، ۸/۳۲۴، رقم الحدیث ۹۲۸۸

(۴۳) صحیح البخاری، ۵/۶۵، رقم الحدیث ۳۹۲۰

(۴۴) سنن ابی داود، ۴/۸۷، رقم الحدیث ۴۲۱۲

(۴۵) سنن ترمذی، ۳/۲۸۴، رقم الحدیث ۱۷۵۳

(۴۶) سنن النسائی، ۸/۱۳۹، رقم الحدیث ۵۰۷۷

(۴۷) سنن النسائی، ۸/۱۳۹، رقم الحدیث ۵۰۷۸

(۴۸) ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (المتوفی: ۵۱۶ھ)، شرح السنۃ، ت شعیب الأرنؤوط - محمد زہیر الشاویش، المکتب الإسلامی - دمشق، بیروت ط الثانیۃ، ۱۴۰۳ھ - ۱۲/۹۳

(۴۹) مفتی محمد شفیع، جواہر الفقہ، مکتبۃ دار العلوم کراچی، ص ۷/۱۶۸

(۵۰) الفتاوی الہندیۃ، لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، دار الفکر بیروت ط الثانیۃ، ۱۳۱۰ھ - ۵/۳۵۹

(۵۱) فتح الباری، ۶/۴۹۹

(۵۲) محمد بن احمد بن ابی سہل شمس الائمۃ السرخسی (المتوفی: ۴۸۳ھ)، المبسوط، دار المعرفۃ، بیروت ص ۱۰/۱۹۹

(۵۳) ابو الحسن، علی بن احمد بن مکرم الصعیدی العدوی (المتوفی: ۱۱۸۹ھ)، حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی، ت یوسف الشیخ محمد البقاعی، دار الفکر – بیروت ص ۲/۴۴۵

(۵۴) شمس الدین، محمد بن احمد الخطیب الشربینی الشافعی (المتوفی: ۹۷۷ھ) ، مغنی المحتاج إلی معرفة معانی ألفاظ المنہاج ،۔دار الکتب العلمیة ط الأولی، ۱۴۱۵ھ-- ۱۹۹۴، ۶/ ۱۴۴

(۵۵) سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی، ابو القاسم الطبرانی (المتوفی: ۳۶۰ھ-) ، المعجم الصغیر، ت محمد شکور محمود الحاج امریر، المکتب الاسلامی , دار عمار - بیروت , عمان ط الأولی، ۱۴۰۵–۱۹۸۵/۲/۳۷ رقم الحدیث ۲۷۸

(۵۶) فتاوی ہندیۃ، ۳۵۹/۵

(۵۷) محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة (المتوفی: ۷۵۱ھ-)، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت -مکتبۃ المنار الاسلامیۃ، الکویت ط السابعۃ والعشرون , ۱۴۱۵ھ، ۳۳۷/۴

(۵۸) ردالمحتار علی الدر المختار ۴۲۲/۶

(۵۹) صحیح مسلم، ۱۶۶۳/۳، رقم الحدیث ۲۱۰۲

(۶۰) ابن ماجۃ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی (المتوفی: ۲۷۳ھ-) سنن ابن ماجۃ، مکتبۃ ابی المعاطی، ص ۶۱۰/۴

(۶۱) زاد المعاد، ۳۳۷/۴

(۶۲) شرح السنۃ للبغوی، ۹۴/۱۲

(۶۳) ابو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم المبارکفوری (المتوفی: ۱۳۵۳ھ-)، تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ص ۳۵۶/۵-۳۶۰

(۶۴) ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینی (المتوفی: ۸۵۵ھ-) ، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت ص ۵۰/۲۲

(۶۵) سنن ابی داود، ۱۴۳/۴رقم الحدیث ۴۲۲۴

(۶۶) شرح السنۃ للبغوی، ۹۴/۱۲

(۶۷) ابو زکریا محیی الدین یحیٰی بن شرف النووی (المتوفی: ۶۷۶ھ-) ، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت ط الثانیۃ، ۱۳۹۲، ص ۸۰/۱۴